ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

ڈاکٹر محمد ارشاد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، عمومی: تاریخ، وفاقی، اردو یونیورسٹی برائے فنوم، سائنس و ٹیکنالوجی

پاکستان بننے سے پہلے چاروں صوبوں کی معاشرتی حالت ایک جائزہ

پاکستان بنے سے پہلے ان علاقوں کی (چاروں صوبوں کی معاشرتی حالت)

Dr. Muhammad Irshad*

Assistant Professor Department of General History, Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Karachi.

***Corresponding Author:** m.irshad@fuuast.edu.pk

A Socio-Historical Analysis of the Social Conditions of the Four Provinces before the Creation of Pakistan

This article will look into the socio-economic and cultural status of the four provinces which became later to be Pakistan before the formation of the state in 1947. It claims that, the pre- partition society in Punjab, Sindh, Balochistan and the North-West Frontier Province was mainly influenced by the colonial policies, feudal organization and even regional social tradition. The paper brings out how the Mughal land allocation system underwent a gradual transformation into a strict feudal system under British dominion where huge estates were offered to the loyal landlords so as to remain in political control and secure collection of revenue. Consequently, the social inequality was heightened especially amongst the Muslim communities, as they were now facing educational and economic degradation following the year 1857. The paper also examines the unique social set up in each of the provinces. The political instability and economic misery increased the role of pirs and religious elites in Sindh. Balochistan was mostly tribal and semi-nomadic and the authority was concentrated with the hands of tribal chiefs and sardars. On the same note, the North-West Frontier Province still had a robust tribal and customary legal framework founded on Pashtunwali, and a formal

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

colonial government was minimal. On the contrary, canal irrigation, urbanization and British administrative reforms resulted in a relatively higher economic growth in Punjab, but still, social stratification and landlord domination remained. The concluded study relies on the fact that the backward socio-economic status, educational inequality and preponderance of feudal and tribal institutions in these regions all played a highly important role in the political awareness of the Muslims and an impetus towards the need to have their own homeland. Therefore, the article gives a broad historical context of the social situation that shaped the development of Pakistan.

Key Words: *The colonial rule; Feudalism; Socio-economic status; British India; Pakistan formation.*

پاکستان بنے سے پہلے یہاں کی معاشی اور معاشرتی حالت بہت خراب تھی ۔ مغلوں کے زمانے میں بھی برصغیر میں جاگیر دارانہ نظام موجود تھا ہے انگریزوں نے اپنے مفاد میں قائم رکھا۔ مغل عہد میں تقسیم مستقل نہیں ہوتی تھی ۔ بلکہ امراء کے مرنے کے بعد اسے واپس لے لیا جاتا تھا۔

پورے ہند وستان کی طرح یہاں یہ بھی ہوا کہ سلطنت مغلیہ کے کمزور پڑ جانے کے بعد یہاں پر موجود نوا ہوں اور یا گیرداروں نے اپنی اپنی حکومتیں قائم کر لی تھیں بعد میں سکھوں نے بھی زمین چھین کر اپنے لوگوں میں تقسیم کیں لیکن جب انگریز ہندوستاں آئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ تمام لوگوں کو کنٹرول کرنا مشکل کام ہے کیونکہ ان کی تعداد خود بھی کم تھی۔ اس لئے انہوں نے نوابوں کی ریاستوں کو ختم کر کے یا اسے بہت کمزور کر کے یہاں پر اپنے ریزیڈینٹ مقرر کر دیئے ۔ اسکے ساتھ ساتھ ایک دوسرا المیہ یہ ہوا کہ جو لوگ پہلے یہاں کے نوابوں یا جاگیرداروں کے خلاف تھے وہ انگریزوں کے وفادار بن گئے، اسکے ساتھ ہیں تو ابوں اور جاگیر داروں کو کنٹرول کرنے کیلئے ضروری تھا کہ نئے جاگیرداروں کو طاقتور بھی بنایا جائے اور یہاں پر موجود لوگوں کو بھی ان لوگوں کے ذریعے کنٹرول میں رکھا جائے اس لئے ان وفاداروں کو بڑی بڑی جاگیریں عطا کر کے انہیں طاقتور بنایا۔

انگریز یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ سیاسی استحکام کیلئے اس گروپ سے اتحاد کر لینا بہت ضروری ہے اور اسی وجہ سے انگریزوں کو سب سے زیادہ فوجی انجاب سے لے اور انہوں نے اس گروپ کو طاقتور رکھا۔ جس سے انہیں مالیہ حاصل کرنے میں بھی فائدہ ہوا۔ 1857 کے بعد یہاں پر

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

نوکریاں بھی صرف ان لوگوں اور علاقوں کیلئے خصوص کہ دی گئیں۔ جہاں انگریز حکومت کے خارف کس طرح کی بغاوت نہیں کی گئی تھی یا ان لوگوں نے بغارت کچلنے میں انگریزوں کے ساتھ دیا تھا۔ بنگال آرمی کو بھی انگریزوں نے صرف اس لیے ختم کر دیا تھا کہ ان لوگوں نے) فوجیوں نے بغاوت میں حصہ لیا تھا۔ انگریزوں نے حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی جسکی وجہ سے وہ صرف مسلمانوں کو اپنا سب سے بڑا دشمن خیال کرتے نے14 وسری طرف یہاں کے مسلمانوں نے بھی اس دشمنی کا جواب عقلمندی سے دینے کی بجائے وشنی سے ہی دیا اور انگریزوں سے ہر طرح سے اپنا تعلق ختم کر لیا۔ مسلمانوں کی اس کمزوری سے ہندوؤں نے بھر پور فائدہ اٹھایا اور جلد ہی انگریزوں کو ایک نیا گروپ حلیف کے طور پر مل گیا۔ یہ سلسلہ پہلے بنگال مدارس اور بمبئی سے شروع ہوا اور آہستہ آہستہ دوسرے صوبوں میں بھی پھیل گیا اور ایک وقت ایسا آیا جب مسلمان صرف زراعت کی حد تک اپنے آپ کو محدود کرنے پر مجبور ہو گئے۔

جبکہ انگریزوں نے بلوچستان، سرحد، اور FATA کا علاقہ ہمیشہ الگ رکھا اور کوشش کی گئی کہ ان علاقوں میں معاشرتی مسائل پیداکر دیئے جائیں لوگوںکو معاشی طور پر بدحال کر دیاجائے تا کہ یہاں کے لوگ روزگار کی تلاش میں رہیں اور صرف فوری ملازمت کو جاری رکھا جائے تا کہ انگریز حکومت کو ان علاقوں سے صرف فوجی ملتے رہیں۔ اور یہ لوگ اس پالیسی کے تحت ان ملاقوں سے صرف فوجی لیتے رہے۔ یہاں کے معاشرے میں دوسرے لوگوں کی طرح سیدوں اور پیروں نے بھی اہم کردار ادا کیاہے۔ لوگ اپنے علاقوں کے زمیندار بھی تھے اس لئے ابھی اپنی ایک حیثیت تھی اپنی اس حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ لوگ ملکی سیاست میں وارد ہوتے اور پاکستان بننے کے بعد بھی ملکی سیاست میں اہم کردار ادا کرتے رہے ان پیروں اور سیدوں کے عروج میں آنے کی وجہ تھی کہ اٹھارویں صدی کے آخر میں سیاسی عدم استحکام اور معاشی خرابی نے یہاں پر پیری مریدی کے نظام کو زیادہ ترک کیا جس سے اس نظام کے پھیلاؤ میں تیزی آنا شروع ہوئی اور اس نے سندھ میں خاص طور پر زیادہ کی قوت حاصل کی۔

ان افراد کو سیاسی عروج ملنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے حلقے احباب (یامریدین)میں بڑے بڑے زمیندار اور حکومت میں شامل افراد بھی ہوتے تھے اسی وجہ سے یہ لوگ با آسانی سیاست

ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

میں داخل ہوتے رہے اور اپنی سیاسی حیثیت کو بڑھاتے رہے خود کا پورا خاندان کے اجداد بھی میر میری جو نپوری کے خلیفہ تھے) سندھ کے حکمران بنے سے پہلے پندرویں صدییں اسکے بعد سترھویں کے آخر میں اپنے مریدوں جے تالپور اور بلوچوں کے حمایت کی وجہ سے ور زیادہ طاقت حاصل کی اور بعد میں سندھ کے حکمران بن گئے ۔ سندھ میں مستند صوفی سلسلوں میں جلالیہ قادریہ خشوند یہ سہروردیہ اور چشتیہ تھے ان میں بلالیہ سندھ میں غالب حالت میں تھا جبکہ دیگر سلسلے ہندوستاں میں زیادہ مقبول تھے ایک بات خامیوں طور پر قابل ذکر ہے کہ یہاں پر پیروں کے مسلمان مریدین کے مال اور ہند و مریدین بھی ہوا کرتے تھے ۔ انگریز نے نئ نئ پالیسیاں بھی ساتھ لائے ان کی ایک پالیسی یہ بھی تھی کہ اہم افراد کوزیادہ اہم بنا دیا جائے جبکہ کم اہم افراد کو تقریبا بے کار بنادیا جائے اسکے بعد سندھی معاشرے میں پیروں کے بڑھے ہوئے اثرات کا انداز ولگایا گیا تا کہ مستقبل میں ان سے فائدہ اٹھایا جائے اور سندھ سے انکی دلچپسی کی وجہ صرف تھی کہ وہ یہاں پر اپنے تجارتی مقاصد کے علاوہ اپنے فوجی پالیسی کی تکمیل چاہتے تھے ۔

انگریز جانتے تھے کہ دو زیادہ عرصے تک صرف فوجی طاقت کی بنیاد پر حکومت نہیں کر سکتے اور انہیں فوجی طاقت کو سیاسی طاقت میں تبدیل کرنا ہو گا اسی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے مذہبی رہنماؤں بھی کو اہمیت دینا شروع کی تاکہ اگلی حکومت محکم ہوئے۔

یہاں یہ ایک مسئلہ اور بھی تھا جو کہ بعد میں بڑھتا چلا گیا ۔ وہ یہ کہ جیسے جیسے یہاں کے مسلمانوں سے تعلیم کی کمی کا احساس کیا یا دوسرے لفظوں میں مضامین جیسے سرسید اور سن علی آفندی وغیرہ کے بیانات اور کئ اصلاحات کا اثر لینا اور تعلیم حاصل کرنا شروع کی تو مسلمانوں اور دیگر اقوام خاص طور پر ہندوؤں سے باہمی چپلش بھی بڑھتی گئ۔ اور ملازمتوں کے حصول کیلئے ایک بینک کی سی کی نیت پیدا ہوتی چلی گئ اور مسلمانوں کو شدید دقت کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کی انگریزی سے دوری کی پالیسی نے ان کا اچھا نا سانسان کردیا تھا اور اب تک تمام محکمہ جات غیر مسلموں کے قبضہ میں چلے گئے تھے۔

ان عاشرتی خرابیوں اور معاشی بد حالی کی وجہ سے یہاں پر مسلمان ہندوؤں کے قرضے کے نیچے رہتے چلے گئے اور قرض کے ساتھ ساتھ ان پر سود کا بوجھ بھی بڑھتا چلا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

ماخذ تحقیقی مجلہ

قرضوں کی ادائیگی میں زمین ہندوؤں کے قبضے میں جانا شروع ہوگئی 19 ویں صدی کے نصف تک یہاں پر ہندو زمینداروں کی تعداد و تقریبا یک فصدرتی این جب پاکستان را تا کی عداوتقریبا 30 ہوگئی تھی اس خرابی کو کیتے ہوئے حسن علی آفندی نے دو قانون پاس یا جس میں پہلا قانون کروائے۔

Daccan Ramers Encum berid Relief act

تھا جو کہ سندھ میں 1876 میں پہلی بار متعارف کرایا گیا اسکے بعد اے Dacan Lastate 1881 1886 1883 Actمیں جاری کیا گیا۔ اس میں پہلے قانون میں سود لینے پر حد بندی کر دی گئی تھی جبکہ دوسرے قانون میں کمشنر کو یہ اختیارات مل گئے تھے کہ وہ ایڈ منسٹری مقررکرے جو اس زمین کا انتظام سنبھال کر قرضوں کی ادائیگی کر کے زمینیں پھر ان کے خاندان کو واپس کرے یعنی ادائیگی کی صورت میں وہ اپنی زمینیں واپس لے سکیں ۔ ان قوانین کا پس پردہ مقصد بھی غالبا مسلمانوں کو ہندوؤں کے غلبے سے بچاتا تھایا یہ کہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے اس اثر کو جو زمینین قبضے میں حاصل کر رہے تھے اسے روکنا تھا ۔

سندھ رسم ورواج کی بتی سے پابندی کی جاتی رہی ہے اونچی ذات کا فرو اپنے لئے صرف اپنے خاندان میں ہی رشتہ تلاش کرتا تھا اسی طرح بعض اوقات زمین کی تقسیم کو روکنے کیلئے لڑکی سے شادی قرآن سے کرنے کی رسم بھی یہاں پائی جاتی تھی اس طرح یہاں پر کاروکاری کی رسم بھی عام رہی ہے یہ رسم سندھ اور بلوچستان میں صدیوں سے رائج ہے۔ سندھ اور بلوچستان میں اگر صرف گھر والوں کو پتا چل جائے کہ ان کی عزیز وکسی کو پسند کرتی ہے تو وہ واجب القتل ہو جاتی ہے جبکہ عموما یہی قانون میں مردوں پر بدلا کونہیں ہوتا ، اگر بات صرف غیرت اور ہیجانی کیفیت کی ہو تو شاید مقتل تسلیم کر لے لیکن یہ رسم یہاں پر ایک خاص منصوبہ بندی کے تحت دشمن کو یا نا پسندیدہ شخصیت کو بنانے کیلئے بھی استعمال ہوتی ہے اور عموما عوات کو بلا کر دیا جاتا ہے اور مرد فرار ہو جاتا ہے یا پھر اسے افراد کو موقع فراہم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بدلے میں عورت کے گھر والے عزت کا معاوضہ رشتہ یا زمین کے ٹکڑے کی شکل میں مانگتے ہیں جو کہ مرد کے رشتے دار اپنی جان کی خاطر ہر چیز معاوضے کے طور پر دینے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ بلوچی شجرہ کے مطابق بلوچوں کو حضرت امیر حمزہ کی اولاد کہا جاتا ہے

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

جبکہ دیگر دوسرے مورخین کے مطابق یہ بارہ (12) اسرائیلی قبیلوں سو سے دو گم شدہ قبیلوں کی اولاد میں ہیں ۔ بلوچستان کا رقبہ 134000 مربع میل ہے اور تقریبا پاکستان 40٪ رقبہ ہے ۔

تقسیم کے وقت اسے ایک وحدت کا درجہ حاصل نہیں تھا۔ برطانوی دور میں یہ صوبہ ایک فاصل علاقہ تھا۔ 1997 میں ملی طور پر تین بلوچستان تھے ۔ فاصل علاقہ برطانیہ کی عمل داری میں تھا دوسرا جسے میں سرحدی علاقے شامل تھے۔پینتیں برطانوی حکومت سے معاہدے کے بعد حاصل کیا گیا تھا کی برطانوی نو آبادیاتی انتظام کے تحت تھا ، اور بلوچستان کی ریاستیں جو اپنے مقامی سرداروں کی حکمرانی میں تھیں جن میں زیادہ طاقت ور خان قلات تھا۔

بلوچستان کی آبادی 50 سے کم بلوچوں پر مشتمل ہے۔ صوبہ کے شمالی علاقہ میں زیادہ تر پٹھان ہیں کوئٹہ کے گرد و نواح میں بھی پٹھان آباد ہیں۔ جنوبی ساحلی علاقوں میں مکرانی آباد ہیں۔ اس کے علاوہ لسبیلہ اور سبی کے اضلاع میں سندھی اور سرائیکی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کوئٹہ میں پشتو اور لورالائی میں بھی پشتو کے ساتھ ساتھ پنجابی بھی بولی جاتی ہے، جبکہ قلات کے وسیع علاقے میں براہوی زبان بولی جاتی ہے۔ اصل بلوچی بولنے والے قبیلے ایران کی سرحد کے ساتھ ساتھ آباد ہیں، ناران کر ان اور پانی کے اضلاع کے بلوچوں کی کثیر تعداد بلو چستان سے باہر ملتان سے لے کر سندھ تک آباد ہے اور سرائیکی اور سندھی سے زیاد ومانوس ہیں ۔

یہاں کا معاشر و ایک ٹیم جاگیردارانہ اور یم قبائلی معاشرہ ہے اور بلوچستان کے مخصوص جغرافیائی حالات اور اقتصادی وسائل کے پیش نظر یہاں کے باشندوں کی معیشت میں مویشی خصوصا بھیڑ بکریوں کے محلے اہم کردار ادا کرتے ہیں ۔ ۔ خاص طور پر یہاں پر نیم خانہ بدوش اور خانہ بدوش افراد کا گزارو زیادہ تر مویشی پالنے پر ہی ہوتا ہے ۔

بلوچستان کے ذیلی سماج میں دنیا بھر کے معاشروں کی طرح ممتاز اور مراعات یافتہ طبقے بھی پائے جاتے تھے) ہیں (اور یہاں بعض خاندان امتیازی حیثیت کے مالک خیال کیئے جاتے تھے) ہیں(۔ ان میں خود خان کا قبیلہ) خاندان (بھی شامل تھا) ہے (ان کے علاوہ اکثر قبیلوں کے سردار ، علاقائی سردار جو مکران ، خاران اور لسبیلہ سے تعلق رکھتے تھے ممتاز حیثیت کے مالک سمجھے جاتے تھے) ہیں (ان میں پشتون قبیلے کے سر برا بھی شامل تھے) ہیں اپنی معاشی زندگی کو بہتر بنانے کیلئے بلوچوں کی

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

بیشتر تعداد کا اور وہ اور تالپوروں کے زمانے میں سندھ میں خاص طور پر کراچی میں آگئی تھی۔ براہ دی جو کہ بلوچی زبان سے مختلف ہے۔ قلات میں میں آباد قبیلہ بولتا ہے۔ کوئٹہ جو کہ بلوچستان کا زیادہ ترقی یافتہ حصہ ہے، میں تقریبا 50 فیصد پختون آباد ہیں اور تجارت پیشہ ہیں ۔ 19 بلوچی قبائل میں مری اور بائی سب سے بڑے خیال کئے جاتے ہیں ۔ دو عرب المسل سمجھے جاتے ہیں ، جبکہ براہوہی جو کہ بلوچوں کے ساتھ رہتے ہیں عموما علاقے کے اصل باشندے سمجھے جاتے ہیں ان کو عام طور پر دراوڑی نسل کے باشندے سمجھا جاتا ہے۔

یہاں پر دشمنی در نسل چلتی چلی آرہی ہے قبائلی نظام سخت ہونے کی وجہ سے یہاں کے لوگ اس نظام سے یا قبیلے سے الگ نہیں رہ سکتے ۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ یہ مملکت پاکستان واحد علاقہ ہے جہاں ساری صوبائی زبانیں بولی جاتی ہیں اور دو علاقے جو ایران کی سرحد کے ساتھ آباد تھے ۔)ہیں (ان میں آباد قبائل کی زبان پر فاری کا زیادہ اثر ہے ۔ اسکے علاوہ تجارتی معاملات چوں کہ پختونوں کے ہاتھ ہیں۔ اس لئے یہاں پر پٹھانوں اور بلوچوں کی کشمکش بھی جاری رہتی ہے یہاں پر تجارت اور کاروباری معاملات میں بھی بعض اوقات زمیندار یا قبیلے کا سردار اپنے آپ کو آگے رکھتے تھے اسکے علاوہ فتح کے بعد لوٹے ہوئے مال میں اپنا حصہ لے لیتے تھے جبکہ بعض اوقات اس مقصد کیلئے فوج بھی استعمال کرنا پڑ جائے تو گریز نہیں کرتے تھے ۔

یہاں پر زراعت اور آب پاشی کا طریقہ ، وزن اور پیمائش کو مشرقی حصہ کے بلوچوں نے سندھ اور پنجاب سے لیا ہے جبکہ مغربی حصہ کے بلوچوں نے یہ چیزیں ایران سے لی ہیں۔ اور وہ تمام علاقے جہاں پانی کی قلت ہے یہاں پر آب پاشی کیلئے جب پانی استعمال کیا جاتا ہے تو یہ خیال رکھا جاتا تھا کہ اسے ضائع ہونے سے بچایا جائے اس لئے یہاں کے لوگوں نے پانی کو ضائع ہونے بچانے کیلئے کاریز یا قناعت کا طریقہ آب پاشی کیلئے استعمال کرتے چلے آئے ہیں ۔

ریاست قلات کے زیر اثر علاقے میں جسکی آبادی چند لاکھ نفوس پر مشتمل تھی 47 سرداریاں قائم تھی ہر علاقے کا سردار اپنے قبیلے کا سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ اسکو زبان میں لگا ہوا ہر لفظ قانون کی حیثیت رکھتا تھا۔ انتظامی اور عدالتی تمام اختیارات صرف اسی ایک شخص کو حاصل تھے انکی

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

اپنی جیلیں ہوتی تھیں، ہر قبیلہ اپنی ذیلی شاخوں میں تقسیم تھا اور ہر شاخ یاد ملی قبیلہ میں ایک ہزار سے ڈیڑھ ہزار افراد شامل ہوتے تھے۔ جس کا سربراہ مہتر اور کہیں کہیں مقدم یا نگری "کہلاتا تھا۔

معتبر ٹیکس وصول کر کے سردار کے خزانے میں جمع کراتا تھا جب کہ سردار قبیلے کی تمام اراضی کو اپنی ملکیت سمجھتا تھا سوائے فوجی دستے کا انتظام کرنا تھا اسکے علاوہ یہ لوگوں کو سزا دینے ، انصاف فراہم کرنے اور ٹیکس وصول کرنے کا کام بھی کرتے تھے اور ٹیکس وصول کر کے خان کو دیتے تھے ۔

سرحد میں انتہائی شمال میں جو قبائل چترال، دیر اور گلگت کی وادیوں میں آباد تھے) ہیں (ان کا تعلق ترک اور متعادل نسلوں سے ظاہر کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح سوات اور باجوڑ کے زیادہ تر پیان قبائل اور بلوچستان کے ہیں اور پیشین کے لوگوں کو انڈو یورو چین کہا جاتا ہے، جبکہ ان کی روایات انہیں عرب کے قریش قبیلے سے ظاہر کرتی ہیں۔ اور ان میں کچھ قبائل جو افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ آباد ہیں ان میں شنواری مہند خنک اس آفریدی وزیری، یوسف زئی پاکش شامل ہیں اور کچھ قبیلے بلوچستان میں سی و پشین میں بھی آباد میں جن میں پانی ترین اور اچکزئی شامل ہیں ۔ پہاڑی علاقوں میں آباد لوگ زیاد و تر پشتو زبان بولتے ہیں اور عام طور پر انہیں پنہان کہا جاتا ہے۔ پنشان تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں لیکن یہاں پر اعوان ، گجر، پنجابی اور بلوچ بھی رہتے ہیں۔

مندرجہ بالا قبائل کے علاوہ اور کرزئی، توری ، شیرانی، عمرزئی ، مرادت ہوچی، ملاگری اور داور و غیرہ بھی آباد تھے اور آج بھی اسی طرح آباد میں ان قبائل میں یوسف زئی کبیر ترین قبیلہ شمار کیا جاتا ہے جبکہ خٹک دوسرے نمبر پر آتے ہیں، غیر پٹھان میں‌اعوان زیادہ معروف میں خاص طور پر زراعت میں مہارت رکھتے ہیں ۔

پاکستان بننے سے پہلے سرحد کو پنجاب کے ساتھ ملا دیا گیا تھا تا کہ انتظامی اخراجات بیچ جائیں۔ اس وقت صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں میں مالاکنڈ خیبر قم ، شالی اور جنوبی وزیرستان اور چھ ضلع جس میں ہزارہ، مردان،پشاور، کوہاٹ، بنوں اور زیرہ اسماعیل خان شامل ہیں ۔ یہاں پر شروع سے پٹھان قبیلوں میں تقسیم ہیں اسکے علاوہ ہر قبیلے کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ ایسی جگہ اپنے لئے منتخب کرے جہاں جانوروں کے لئے گھاس اور استعمال کیلئے پانی بآسانی دستیاب ہو۔ یہاں پر ملک اور خان وغیرہ کیلئے

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

قلعے بھی ایسی ہی جگہبنائے جاتے تھے تا کہ آس پاس کے علاقے بھی کنٹرول میں رہیں۔ربی قبیلے کے خان اور ملک عام رکھتے تھے اور ان میں بعض کے پاس سو سے بھی زیاد و نا اہم ہوتے تھے۔ ان سے کاشت کاری کا کام لیا جاتا تھا اور دیگر گھریلو کام بھی کرتے تھے ۔

یہاں کے قبائل میں محصور معاشرے کے تصور قائم کرنے کیلئے بہترین مواد ماتا ہے پاکستان بننے سے پہلے بھی بین الاقوامی سرحد پر رہنے والے قبائل مثلا آفریدی مہمند اور وزیری جو اس علاقے میں شامل ہیں اپنی مرضی سے اپنی زندگی متکلم کرنے کی آزادی ہے بعد شہری علاقوں کے فوج داری اور مالی قوانین کا یہاں اطلاق نہیں ہوتا ، یہاں کے لوگ ایک روایتی قبائلی ضابطے کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کے عادی ہیں جسکوصدیوں سے پختون ولی یا پختونوں کا ضابطہ کہا جاتا ہے۔ اسکے برعکس صوبہ سرحد کے دوسرے نصف حصے کے پختون قائل پاکسان کے نظامی ڈھانے کے اندر زندگی بسر کرتے ہیں اگر چہ یہ کی مذکورہ بالا ضا بلے کے علمبر دار ہیں لیکن ان کا واسطہ لکی قوانین سے بھی پڑتا ہے۔

پختونوں کے روایتی اور مرکزی معتزز اداروں مشام جرگہ حجرہ شکر اور ملک میں عورتوں کا ن تو کوئی دخل تھ اور نہ حصہ، بلکہ انکو تو دو حقوق بھی حاصل نہیں ہیں جوان کو اسلام نے عطا کیئے ہیں۔ اور یہی زمین کی مالک ہوسکتی ہیں اور انہیں زمین ترک میں میل سکتی ہے اور نہ ہی دو کی حالت میں خلع لے سکتی ہیں اور یوی کو طلاق دینا کائی سجھا جاتا ہے البتہ پاکستان بننے کے بعد ان قوانین میں تبدیلی کے آثار نمود ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ اور بہت سے معاملات سے پہلے جیسی حتی آہستہ آہستہ نرمی میں تبدیل ہوریوزیری اور محسود معاشر وکسی حد تک جمہوری تھا ہے اور تمام فیصلے جرگے میں کیئے جاتے ہیں جہاں پر گھرانے کا سر براہ یا ملک اپنے خیالات کا اظہار صاف صاف کرتا ہے حتی فیصلے سے اختلاف کا اظہار بھی کر سکتا ہے بلکہ یہستی کے فیصلے کی پابندی سے انکار بھی کر سکتا ہے۔ ملک گھرانے کا سر براہ ہوتا ہے معاشرے میں اسکی حیثیت کا دارو مدار دو عوامل پر ہوتا ہے قیادت کے اوصاف خاص طور پر مقتل وجرات وغیرہ کے اعتبارت اسکی اپنی شہرت اور اسکی حمایت کرنے والے اور بندوق خاص طور پر اولاد نرینہ کی تعداد اسے ممتاز کرتی ہے ۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09
ماخذ تحقیقی مجلہ

فارسی زبان میں دوری کا مطلب پانی اور آپ پانی کو کہتے ہیں اس سے مل کر لفظ پنجاب بنا ہے۔ پہلے اسے پنجند بھی کہتے تھے اور یہ نام پانی در پائینی تلی ، پیاس راوی، چناب اور جہلم یعنی پانی دریاؤں کی وجہ سے بنا ہے ۔

پنجاب کے وسطی اور مشرقی حصہ سماجی اور معاشی اعتبار سے زیادہ ترقی یافتہ تھا جبکہ مالی علاقہ پہاڑی ہے جنوب مغربی حصہ زیادہ تر خشک یا کسی حد تک صحرائی ہے یہاں پر آبادی کا انصار جانور مویشی پالنے پر تھایا پھر اب بھی کسی بازی پر ہے۔ 39 پنجاب کا زیاد وتر علاقہ میدانی ہے یہاں کی زمین زرخیز ہے جسکی وجہ سے یہاں کاشت کاری دیگر علاقوں کی نسبت زیادہ بہتر ہوتی رہی ہے ۔

یہاں پر نئے رجحانات) خاص طور پر مغربی رجحانات کی وجہ سے (یہاں کی سماجی زندگی میں تبدیلی آئی ہے اور پاکستان بننے سے پہلے ہی یہاں کی معاشی خوشحالی کی وجہ سے سماجی تبدیلی اثرات ملک کے دیگر حصوں کی طرح نمایاں ہونے لگے تھے ۔

یہاں کی سماجی زندگی میں پنچائت کا نظام خاصی اہمیت رکھتا ہے اس نظام کو چلانے کیلئے تمام مہران سے چندہ لیا جاتا تھا۔) ہے (جو کہ سر چینی) یعنی پنچائیت کا سردار (کے پاس جمع ہوتا تھا جسے وہ مناسب موقعوں پر خرچ کرتا تھا اسے ملبہ کہا جاتا تھا۔ اور اسکے مادہ کچھ گاؤں میں چندے کے علاوہ ٹیکس کی صورت میں پیسے لئے جاتے تھے۔ یہاں سماجی اور مذہبی جھگڑوں کا فیصلہ کر لیا جاتا تھا جبکہ اسکی قانونی حیثیت نہیں ہوتی تھی لیکن اسکے باوجود گاؤں میں اسکی اپنی ایک حیثیت ہوتی ہے اسکے ذریعے لوگوں کو سزا میں بھی وہی جاتی تھیں ۔ انہیں برادری سے خارج بھی کیا جاتا تھا چاہے وہ اعلیٰ درجے کے کاریگر ہوں یا کوئی اور کام کرتے ہوں۔

پنچایت کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے حکومت نے 1912 ،1921 ء، اسکے بعد1939 ء میں پنچائیت ایکٹ پاس کیا تا کہ لوگوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے ۔ انگریزوں کے قبضے کے بعد یہاں پر تبدیلی آئی اور انہوں نے آہستہ آہستہ یہاں کے نظام کو تبدیل کرنا شروع کیا اور ساتھ ہی ترقی کا عمل جاری رکھا اور اصلاحات بھی کرتے گئے۔ انسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں شہر کے متوسط طبقے تیزی سے آگے آئے یہ لوگ متعالی جاگیردار طبقے سے تعلق رکھتے تھے جبکہ وسطی پنجاب میں یہ طبقہ سکھ برادری سے تعلق رکھتا تھ اس میں مسلمان طبقہ زیادہ نمایاں نہیں تھا

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

اور کسی حد تک کمزور بھی تھا کیونکہ یہاں پرانسویں صدی میں ہندو غالب تھے اور یہ نام پانی در پائینی تلی ، بیاس رادی، چناب اور جہلم یعنی پانی دریاؤں کی وجہ سے بنا ہے ۔

پنجاب کے وسطی اور مشرقی حصہ سماجی اور معاشی اعتبار سے زیادہ ترقی یافتہ تھا جبکہ مالی علاقہ پہاڑی ہے جنوب مغربی حصہ زیادہ تر خشک یا کسی حد تک صحرائی ہے یہاں پر آبادی کا انصار جانور مویشی پالنے پر تھایا پھر اب بھی کسی بازی پر ہے۔ 39 پنجاب کا زیاد وتر علاقہ میدانی ہے یہاں کی زمین زرخیز ہے جسکی وجہ سے یہاں کاشت کاری دیگر علاقوں کی نسبت زیادہ بہتر ہوتی رہی ہے ۔

یہاں پر نئے رجحانات) خاص طور پر مغربی رجحانات کی وجہ سے (یہاں کی سماجی زندگی میں تبدیلی آئی ہے اور پاکستان بننے سے پہلے ہی یہاں کی معاشی خوشحالی کی وجہ سے سماجی تبدیلی اثرات ملک کے دیگر حصوں کی طرح نمایاں ہونے لگے تھے ۔ یہاں کی سماجی زندگی میں پنچائت کا نظام خاصی اہمیت رکھتا ہے اس نظام کو چلانے کیلئے تمام مہران سے چندہ لیا جاتا تھا۔) ہے (جو کہ سر چینی) یعنی پنچایت کا سردار (کے پاس جمع ہوتا تھا جسے وہ مناسب موقعوں پر خرچ کرتا تھا اسے ملبہ کہا جاتا تھا۔ اور اسکے مادہ کچھ گاؤں میں چندے کے علاوہ ٹیکس کی صورت میں پیسے لئے جاتے تھے۔ یہاں سماجی اور مذہبی جھگڑوں کا فیصلہ کر لیا جاتا تھا جبکہ اسکی قانونی حیثیت نہیں ہوتی تھی لیکن اسکے باوجود گاؤں میں اسکی اپنی ایک حیثیت ہوتی ہے اسکے ذریعے لوگوں کو سزا میں بھی وہی جاتی تھیں ۔ انہیں برادری سے خارج بھی کیا جاتا تھا چاہے وہ اعلیٰ درجے کے کاریگر ہوں یا کوئی اور کام کرتے ہوں۔

پنچایت کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے حکومت نے 1912 ،1921 ء، اسکے بعد1939 ء میں پنچائیت ایکٹ پاس کیا تا کہ لوگوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے ۔ انگریزوں کے قبضے کے بعد یہاں پر تبدیلی آئی اور انہوں نے آہستہ آہستہ یہاں کے نظام کو تبدیل کرنا شروع کیا اور ساتھ ہی ترقی کا عمل جاری رکھا اور اصلاحات بھی کرتے گئے۔ انسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں شہر کے متوسط طبقے تیزی سے آگے آئے یہ لوگ متعالی جاگیردار طبقے سے تعلق رکھتے تھے جبکہ وسطی پنجاب میں یہ طبقہ سکھ برادری سے تعلق رکھتا تھ اس میں مسلمان طبقہ زیادہ نمایاں نہیں تھا اور کسی حد تک کمزور بھی تھا کیونکہ یہاں پرانسویں صدی میں ہندو غالب حالت میں تھے ۔ 43 پنجاب کے مسلمانوں نے دیگر معاملات میں ہندوؤں کے بعد حصہ لینا شروع کیا بیسویں صدی کی ابتداء میں

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

ایسے مسلمانوں کی تعداد کوالٹیوں پر گنا جاسکتا ھے اس وقت یہاں کے پنجابی مسلمان اپنا یہ زیادہ تر منافع بخش کاروبار میں لگاتے تھے یہاں پر معاشی صورتحال میں بہتری دوسری جنگ عظیم کے بعد شروع ہوئی اور اب یہاں کے مسلمان جاگیرداروں نے دیگر علاقوں کے مسلمان کی طرح سیاست میں اہم کردارادا کرنا شروع کیا۔

پاکستان میں بڑے نہری نظام کے تحت آب پاشی کی جاتی رہی ہے، پنجاب میں نہری نظام کا حقیقی بانی فیروز شا تعلق تھا انہوں نے مشرقی پنجاب میں جہاں پانی کی کی کی وجہ سے زراعت ممکن نہیں تھی فیروز شاہ نے نہری نظام کو ترقی دی جس سے کاشت کاری میں اضافہ ہوا۔ 45 بعد میں مغلوں نے اس میں اضافہ کیا۔

پنجاب میں برطانوی عہد میں بڑے دریاؤں سے بے شمار چھوٹی نہریں نکالی گئیں ۔ اسطرح یہاں پر دنیا کا ایک منظیم شہری انتظام وجود میں آیا۔ اسطرح بڑے پیا نے پرانی زمینیں آباد ہو گئیں ۔ جو زراعت کیلئے مفید ثابت ہو میں لیکن برطانوی حکمرانوں نے یہ زمین صرف اپنے وفاداروں میں تقسیم کیں اس طرح یہاں پر ایک طبقہ وجود میں آیا جو انگریز روں کا زیادہ وفادار تھا۔ کھیتی باڑی کے ملاوں یہاں پر لوگ تجارت کے پیشے سے بھی منسلک رہے ہیں اسکے علاوہ مویشی پالنا بھی اہم ضرورت تھی ساتھ میں جہاں جہاں بارشوں کی کی کی وجہ سے کاشت کاری مشکل تھی وہاں پر افراد کو ملازمت کے مواقع صرف فوج میں تھے یہاں سے مغلوں سکھوں اور بعد میں برطانوی حکومت نے فوج کیلئے سپاہی بھرتی کیئے ۔ مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان اور میاں والی ضلعوں کا شمار پنجاب کے پس ماندہ ضلعوں میں ہوتا رہا ہے ۔

پنجاب میں مغلوں نے خاص طور پر لاہور کوترقی دی سب سے پہلے اکبر نے اسے دس سال تک اپنا متعقر بنائے رکھا۔ (90-1680) بعد میں بھی یہ مغل حکومت کے تین اہم مستقروں میں شامل رہا) یعنی آگرہ، دہلی، لاہور (مغل بادشاہوں کے خود یہاں رہنے کی وجہ سے یہاں پر معاشی ترقی دیگر علاقو کے مقابلے میں زیادہ ہوئی اسکے علاوہ امان اگرچہ کہ سیاسی اعتبار سے غیر اہم تھا لیکن افغانستان اور وسط ایشیا کی تجارت کی وجہ سے خاص طور پر ریشم اور تالین سازی میں مشہور تھا، بعد میں سکھوں نے ان علاقوں کو اجاڑ کر رکھ دیا ۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

انگریزوں نے یہاں کی برادریوں میں بٹی ہوئی آبادی کو سکھوں کے ذریعے کنٹرول کرنے کی کوشش کی اور اس میں اصلاحات بھی بھاری رکھیں انہوں نے اپنے مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے یہاں پر تعلیم یافت طبقہ اشرافیہ تایا جانے سے پہلے زمینداروں کے گروپ سے مختلف تھا اسطرح عہد برطانیہ میں پنجاب کا معاشرہ گروپوں میں واضح طور پر تقسیم ہو یعنی شہری جو نسبتا ترقی یافتہ تھا اور دوسرا وہیں جو کہ پسماندہ تھا بعد میں شہری طبقے نے یہاں پر معاشی اور سیاسی ترقی میں حصہ لینا شروع49 کیا۔

پنجاب میں جہاں بڑے زمینداروں کے گروپ وجود میں آئے وہیں پر مسلم دور کے شروع سے مذہبی امور کو چلانے اور مذہب کو مقبول بنانے کا سلسلہ بھی جاری رہا اور اسے تمام لوگوں تک پہنچانے میں صوفیوں اور ان کے بعد پیروں نے اہم کردار ادا کیا۔ یہاں پر اسلامی فتوحات کے ساتھ ساتھ صوفیاء کرام کی آمد کا بھی سلسلہ جاری رہا۔

یہاں پر بزرگان دین ، شاعر علماء اور انتظامی امور کے ماہرین نے ہجرت کر کے سکونت اختیار کی ۔ لاہور کے بعد ملتان ، در پال پورا سکے مادہ اور بھی جگہوں پر رہائش اختیار کی ۔ ان میں سلطان سخی سرور، شیخ حسین زنجانی ، شیخ علی ہجو یری ، سعد سلمان بہاؤ الدین زکریا اور شیخ فرید الدین گنج شکر کے علاوہ کئی صوفی بزرگان دین نے یہاں آکر تبلیغ دین و اصلاح معاشرہ کا کام کیا۔ ان لوگوں کی وجہ سے آہستہ آہستہ مغربی علاقے میں بیشتر آبادی مسلمان ہوگئی جبکہ مشرقہ حصہ اس سے کم متاثر ہوا۔ یہاں پر لوگوں کی ثقافتی زندگی پر بھی یہ لوگ اثر انداز ہوئے ۔

ان بزرگان کو بادشاہوں کی طرف سے انعامات بھی دیئے جاتے رہے لیکن عموما یہ لوگ اس سے دور رہے ہیں۔ ان صوفیوں اور بزرگان نے ایک صحت مند معاشرہ تعمیر کیا اور اس سے ایک اچھی سیاسی فضا وجود میں آئی ۔

پیروں کے علاوہ یہاں پر مقبرے بھی با برکت تصور کئے جاتے تھے یہاں پر موجود سجادہ نشین جو کہ اپنے آپ کو ان بزرگان دین کا جانشین کہتے تھے بھی بڑے زمیندار تھے اسکے علاوہ خود ان کے مریدوں کی تعداد بھی لاکھوں تک پہنچتی تھی ان کی اسی اہمیت کو دیکھتے ہوئے برطانوی دور میں ان لوگوں کو مراعات دینے کی کوشش کی گئی۔ تا کہ یہ لوگ ہمعہ اپنے مریدوں کے برطانویحکومت کے وفادار ہیں ۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-09

بر صغیر کے دوسرے علاقوں کی طرح پنجاب میں ان پیروں اور مزاروں کے روایتی اور قدامت بدستی کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے اہل حدیث فرقے کے ملانے کوشش کیں۔ لیکن یہ لوگ نمایاں تبدیلی پیدا نہ کر سکے ، شہری علاقوں میں انکی تعلیمات نے کسی حد تک مقبولیت حاصل کی اسکی ایک برای وہ شہروں میں جدید تعلیمی نظام کے اثرات تھے۔

نوٹ ۔ انگریزوں سے پہلے بھی زمینیں تقسیم کی جاتی تھیں ۔ جسے سندھ میں تالپوروں نے اپنے عزیزوں اور بلوچ قبیلے کے خان) خوانین (کو زمینیں تقسیم کیں ۔ اور شرط یہ رکھی کہ وہ انہیں فوجی مہیا کریں گے۔ اسکے عاد واحمد شاہ ابدالی کی جانب سے بھی افغانوں کو زمینیں تقسیم کی گئیں۔ اسی طرح کا جوڑا خاندان نے بھی زمینیں یہاں پر دیگر خاندانوں کے علاوہ سید خاندانوں کو بھی دیں ۔ جن کا دعوی تھا کہ وہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

References

1. Ansari, S. F. D. (1992). *Sufi saints and state power: The pirs of Sindh (1843–1947).* Cambridge University Press.
2. Ali, I. (1989). *The Punjab under imperialism (1885–1947).* Rekha Printers.
3. Gankovsky, Y. V. (1971). *The peoples of Pakistan.* Progress Publishers.
4. Huttenback, R. A. (1962). *British relations with Sind (1799–1843).* University of California Press.
5. Talbot, I. (1988). *Punjab and the Raj (1849–1947).* Manohar.
6. Saeed, K. B. (1980). *Politics in Pakistan: The nature and direction of change.* Praeger.
7. Pottinger, H. (1816). *Travels in Balochistan and Sindh.* Longman.
8. Burton, R. F. (1988). *Sindh and the races that inhabit the valley of the Indus* (2nd ed.). Indus Publications.
9. Eaton, R. M. (1978). *Sufis of Bijapur, 1300–1700: Social roles in medieval India.* Princeton University Press.
10. Nijjar, B. S. (1975). *The social and economic history of the Punjab (1901–1939).* Book Trade.